روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۳- رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ ، ۲۰- امان ۱۳۷۰ ہش ، ۲۰- مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## وقفِ جدید

"خداتعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت فضل عمر نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے ...... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے۔ اس کی اہمیت کو پوری طرح ابھی تک جماعت نے نہیں سمجھا۔ کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو اس سے وہ بے اعتنائی نہ برتتے جو آج برت رہے ہیں (حضرت امام جماعت الثالث)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوّت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دُعا کے لئے اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا رَدّ نہیں کرتا ہے۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدقِ نیّت سے مانگو۔ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ مَیں کراماتی بننا نہیں چاہتا، تو یہ یاد رکھے کہ شیطان اُسے دھوکہ میں ڈالتا ہے۔ کرامت سے عُجب اور پندار مُراد نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۲)

---

"قضائے معلّق اور مُبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے۔ یہ الفاظ گو نہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں فرمایا ہے ......... (المومن : ۶۱) دُعا مانگو۔ مَیں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا کُل کام دُعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرّف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرّفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو، مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دُعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرّف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے ہمارے لئے یہ امر ضروری نہیں کہ ہم اس کی تہہ تک پہنچنے اور اس کی کُنہ اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰)

## کسی کو اپنی پاکیزگی اور تقویٰ کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وہ تم کو سب سے زیادہ جانتا ہے) (آیت ۳۳)۔ دنیا میں خدا کے علاوہ کوئی وجود تمہیں اتنا نہیں جانتا جتنا خدا جانتا ہے۔ سب سے زیادہ تمہیں اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔ آگے دلیل دی۔ کیونکہ (دینِ حق) حکمت سے پُر مذہب ہے ..... اس وقت سے جانتا ہے کہ جب اس نے زمین کے ذرّوں کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہارے وجود کا حصہ بنیں۔ ابھی ماں کے پیٹ میں تم نہیں گئے لیکن زمین کے ذرّے کچھ ایسے پیدا کئے گئے تھے جو تمہارے جسم کا حصہ بنے۔ ہر فردِ واحد مختلف مجموعہ ہے ذرّات کا۔ وہ ذرّات اس کے جسم کا حصہ بنتے ہیں..... جب تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا اس وقت سے وہ تمہیں جانتا ہے۔ تو یہ ذرّات ہیں جو فلاں فردِ واحد کے جسم کا حصہ بنیں گے وہ اس کا جسم بنا دیں گے.....

اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی پوشیدہ تھے۔ پیدائش بھی تمہاری نہیں ہوئی تھی خدا تعالیٰ اس وقت بھی جانتا تھا۔ تم اس وقت اپنے آپ کو جانتے تھے؟ نہیں۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا اپنے ہوش و حواس میں کہ مَیں اپنے نفس سے واقف تھا۔ اس وقت جب مَیں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا۔ پیدائش کے بعد کے واقعات بھی نہیں جانتا۔ بعض بڑے ذہین بچے ہیں۔ ان کو بہت بچپن کی باتیں یاد ہیں لیکن پیدائش کے بعد کی جو چیخ نکلی اس کے منہ سے وہ کسی کو بھی یاد نہیں ہوگی لیکن خدا کہتا ہے مَیں تمہیں اس وقت بھی جانتا تھا جب ابھی تم اپنی ماں کے پیٹ میں پوشیدہ تھے۔

باقی صفحہ ۷ پر

## سانحہ ارتحال

○ مکرم احمد صادق امینی صاحب آف بریڈفورڈ (انگلستان) کی جواں سال بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ ۱۳ فروری ۱۹۹۱ء کو وفات پا گئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۲۱ سال تھی۔ قریباً تین ماہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج تھیں۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن کینسر ہر کوشش پر غالب آ گیا۔ ۱۵ فروری کو خاکسار نے بریڈفورڈ میں نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آ گئی۔

عزیزہ بہت نیک اور پاک طبیعت رکھتی تھیں اور نیکی کے کاموں میں پیش پیش تھیں۔ معمر والدین کے لئے خاص طور پر اور امینی خاندان کے باقی افراد کے لئے عزیزہ کی وفات بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہمت اور صبر سے اسے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عزیزہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

عطاء المجیب راشد
(امام بیت الفضل۔ لندن)

---

○ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار ریٹائرڈ مورخہ ۲ اور ۳ مارچ درمیانی شب وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ موصوف محلہ دارالعلوم غربی ربوہ میں رہائش پذیر تھے اور صرف دو ہفتہ قبل اپنے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب شاد مربی سلسلہ کے پاس خوشاب تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ہی رات کیوقت دل کا عارضہ ہوا اور "آناً فاناً" اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

۳ مارچ کو میت خوشاب سے ربوہ لائی گئی اور بعد نمازِ مغرب بیت المبارک میں مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ امان ہش ۱۳۷۰ ۔ ۲۰ مارچ ۱۹۹۱ء

# مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں۔

(۱)۔ انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں یہ سب شامتِ اعمال ہی سے آتی ہیں۔

(۲)۔ یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ اور رسلؑ کو اسی لئے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اس لئے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جائے۔

(۳)۔ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔

(۴)۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔

(۵)۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔

(۶)۔ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت و جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔

(۷) یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اسکی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

(۸) یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیّب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اصلاح کر لو۔

(۹) انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔

(۱۰) جو شخص عدل کی رعائت کرتا ہے اور اسکی حدبندی کو نہیں توڑتا اللہ تعالیٰ اسے توفیق اور قوّت دے دیتا ہے اور وہ نیکی میں اور ترقی کرتا ہے۔

چپّے چپّے پہ بم گرائے ہیں
دیکھ کر خون، مسکرائے ہیں
عارضی ہے مگر یہ راحتِ جاں
دن بُرے، اب قریب آئے ہیں

ـــــ ابوالاقبال

○

رُکنے کے بعد بھی مَیں برابر سفر میں تھا
اک مستقل جنون تھا جو میرے سَر میں تھا

ملنے کو بے قرار تھے منزل سے راستے
ہر سنگِ میل معرضِ خوف و خطر میں تھا

بیٹھے تھے لوگ راستوں میں بُت بنے ہوئے
اِک منجمد ہجوم تھا جو رہگذر میں تھا

آبادیوں کو گھور رہی تھی بھنور کی آنکھ
ساحل کا احترام بھی اس کی نظر میں تھا

تالے پڑے ہوئے تھے پُرانے مکان میں[1]
یہ اور بات ہے کہ خدا اپنے گھر میں تھا

مُدّت کے بعد آیا تھا وہ شوخ راہ پر
لیکن ابھی چھپا ہُوا گردِ سفر میں تھا

ہم نے قبول کر لیا تھا اس کے عذر کو
چرچا ہماری سادگی کا شہر بھر میں تھا

لکّھا تھا اس نے یوں تو لہُو سے کتاب کو
مضطرؔ جو اس کا حاشیہ تھا آبِ زر میں تھا

چوہدری محمد علی

[1] بیت العتیق

## بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

اس لئے ........ تم پاکیزگی کا دعویٰ میرے سامنے مت کرو ........ خدا جانتا ہے کہ تم میں کون متقی ہے اور کون متقی نہیں ہے سورۃ آلِ عمران کی ۷۸ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ........ کہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بڑے عہد باندھتے ہیں قربانیاں کرنے کے خدا تعالیٰ سے عہد باندھتے ہیں۔ ایثار کرنے کے، مال اس کے حضور پیش کر دینے کے، اپنے بچوں کو وقف کر دینے کے وغیرہ وغیرہ۔ اور قسمیں کھاتے ہیں کہ جو انہوں نے عہد باندھا ربّ سے وہ ضرور پورا کریں گے لیکن پھر ایک وقت ان کی زندگی میں ایسا آتا ہے کہ وہ اپنے عہدوں اور قسموں کے بدلہ میں تھوڑی سی دنیوی قیمت لے لیتے ہیں۔ دنیا کے اموال انہیں ان کے عہد اور ان کی قسمیں بھلا دیتے ہیں۔ دنیا کی عزّتیں اور وجاہتیں اور انتخابات میں حاصل ہونے والے عہدے ان کو دنیا کی طرف کھینچ لیتے ہیں اور خدا سے دُور لے جاتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(یہ مضمون ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء کے الفضل میں شائع ہوا۔)

# اخوّتِ باہمی کی ایک جھلک

## حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ

گذشتہ گرمیوں میں اپنی قابلِ فکر حد تک کمزوریٔ صحت کے مدِّنظر ڈاکٹری مشورہ کے تحت مجھے کوہ مری جانا پڑا۔ مجھے وہاں گئے ہوئے قریبًا ایک مہینہ ہی گذرا ہوگا کہ ایک دن اچانک مجھے راولپنڈی سے ٹرنک کال پر یہ دلخراش خبر سُنائی گئی کہ عزیزہ وُدودی دامۃ الودود میری چچازاد بہن بنت حضرت سیّد عبدالرزاق شاہ صاحب) حرکتِ قلب بند ہونے سے فوت ہو گئی ہیں۔ مری روانگی سے قبل میں عزیزہ کو ملنے گئی۔ عزیزہ باوجود پیدائشی دل کی مریضہ ہونے کے بظاہر اچھی خاصی چاک و چوبند تھیں۔ ان پر بظاہر بیماری کا کوئی اثر نہ تھا۔

اچانک اس خبر سے جو کرب و دُکھ ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ خاص طور پر جبکہ مجھے یہ بھی علم تھا کہ عزیزہ راولپنڈی آئی ہوئی ہے۔

جس دن ان کی وفات ہوئی ہے وہ صبح کے ناشتہ پر بیٹھی اپنی دوسری بہنوں کے ساتھ باتیں کرتی رہیں۔ ناشتہ کے بعد (جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے) پروگرام یہ تھا کہ وہ اسلام آباد جاکر دن گزاریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ سب پروگرام دھرے کے دھرے رہ گئے اور ہنستا کھیلتا گھر ماتم کدہ بن گیا۔

مَیں صبح نو بجے فون پر اس حادثہ کی اطلاع ملنے پر پنڈی روانہ ہو گئی۔ دل عزیزہ کی وفات پر یقین نہیں کر رہا تھا مری سے پنڈی تک کا سفر اس دُعا میں کٹا کہ خدا کرے! عزیزہ زندہ ہو۔ اور پھر یہ احساس شدّتِ درد کا موجب بنا رہا کہ اگر واقعی عزیزہ اپنے محبوبِ ازلی و ابدی کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ تو پھر اُس باپ کا کیا حال ہوگا؟ جس کی عدم موجودگی میں اس کی بیٹی غریب الدیار بن کر چل بسی۔ ہاں! وہ باپ جس کی تمام زندگی ہی درد و کرب کا مرقع بنی رہی جس کے اپنے ماں باپ اور تمام بہن بھائیوں کی وفات اس کی عدم موجودگی میں ہی ہوئی (سوائے ایک بھائی کے) جس کا جوان بیٹا موٹر کے حادثہ میں (افریقہ میں) چل بسا جس کی بیوی پارٹیشن کے معًا بعد (سندھ) میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ اور پھر میری تمام تر دُعائیں اس صابر و شاکر وجود کے لئے وقف ہو کر رہ گئیں جو اس وقت ہمارے پورے خاندان میں ایک ہی بزرگ رہ گئے ہیں۔

مَیں ان دعاؤں اور ان خیالات میں جب راولپنڈی پہنچی تو میری نگاہوں نے جو کچھ دیکھا اس کو الفاظ کا جامہ پہنانا مشکل بلکہ ناممکن ہے اُسے بس دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔

"بیت السلام" محترم مکرم میجر سیّد مقبول احمد صاحب کی کوٹھی تعزیت والے احباب سے بھری ہوئی تھی۔ کچھ احباب محترم میجر صاحب کی ہدایت پر تجہیز و تکفین کے انتظامات میں مع میجر صاحب کے اپنے عزیزوں کے لگے ہوئے تھے۔ آپ کے کچھ عزیز کراچی، لاہور، ربوہ، پنڈی، اسلام آباد وغیرہ جہاں جہاں بھی ہمارے عزیز تھے انہیں فون اور تاروں کے ذریعہ اس حادثہ کی اطلاع دینے میں لگے ہوئے تھے۔ اکثر جگہوں پر اطلاعیں پہنچ چکی تھیں۔ تابوت بنایا جا رہا تھا۔ اندر ڈرائینگ روم میں قدم رکھا تو میرے سامنے عزیزہ بستر پر سفید لباس میں لپٹی ابدی میٹھی نیند سو رہی تھیں۔ چاروں طرف برف کے ٹکڑے عزیزہ کے بستر کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ راولپنڈی تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں مختلف کاموں میں مصروف تھیں۔ بیگم و محترم میجر سیّد مقبول احمد صاحب اور ان کے بچوں کا اس صدمہ سے بُرا حال تھا۔ یہ عزیزہ کے میزبان بھی تھے اور ویسے بھی ہمارے یہ قابلِ محبت و قابلِ قدر عزیز ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ راولپنڈی کی جماعت کے نائب امیر اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ وہاں کی لجنہ کی صدر ہیں۔

آپ کی کوٹھی میں کیا اندر اور کیا باہر تمام احباب کرام جماعت اور خواتین اپنے اپنے کام میں خاموشی سے مصروف تھے۔ عزیزہ کی چھوٹی دو بہنوں کا حال اس طرح اچانک صدمہ سے ایسا دگرگوں تھا کہ صرف ان دونوں کو سنبھالنا ہی کار دارد تھا۔

جماعت کی خواتین و احباب ہمارے اس دُکھ میں اس طرح شریک تھے کہ گویا نہیں نہیں بلکہ یہ تکلیف انہیں کو پہنچی ہے۔ یوں لگتا تھا کہ اس درد کی ٹیس جماعت کے ہر فرد کے دل پر بلا امتیازِ مرد و زن ایک سی محسوس ہو رہی ہے۔ کتنا خلوص تھا؟ کتنا پیار تھا! کس قدر تمام کے تمام دل درد مند تھے؟ ہر ایک اس کوشش میں نظر آتا تھا کہ وہ آگے بڑھ کر اس دُکھ کو ہم سے بانٹ لے۔

یہ کیوں تھا؟ ایسا کیوں تھا؟ کسی دُنیاوی جاہ و حشمت کا تقاضا تھا؟ کسی دُنیاوی مال و منال کا رُعب و دبدبہ تھا؟ ڈھیروں ڈھیر مال کی کشش تھی جو ان مخلصین کو اپنے گرد گھومنے پر اس طرح مجبور کر رہی تھی؟ نہیں! وہ ایک واقفِ زندگی کی بیٹی تھی جو دُنیاوی مال و دولت سے ان معنوں میں بہت دُور ہے جن معنوں میں ایک دُنیا دار کسی کو "دولتمند" قرار دے کر پھر اس بُت کی پرستش کرتا ہے۔ دولت کے یہ دُنیاوی بُت اپنی ذات میں مستحکم و پائیدار نہیں ہیں نہ ہی ان کے پرستار اپنی پرستش و عبادت میں مخلص و وفادار ہیں۔ اور دولت کا یہ بُت تو ہر لمحہ ٹوٹ جانے کی تمہید ہوتا ہے۔ پھر اس کے پرستاروں سے کسی اخلاص، کسی وفا، کسی انسانی ہمدردی ایسے حسین جذبات کا مظاہرہ کیوں کر توقع کیا جا سکتا ہے؟ کھوکھلی بنیاد کی عمارت کھوکھلی ہوگی۔

یہاں تو باہمی اخوّت کا وہ حسین جذبہ کام کر رہا تھا جس کا بیج میرے پیارے سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دستِ مبارک سے بویا گیا۔ کہاں ہیں وہ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ دُنیا میں عزت و وقار دولت سے وابستہ ہے۔ اُونچے اُونچے سر بفلک محلوں سے وابستہ ہے اور بڑی بڑی ریاستوں کی ملکیت سے وابستہ ہے۔ اس واقفِ زندگی کے پاس تو اس عنوان کی کوئی ایسی چیز بھی نہ تھی۔

ہمارے پاس ایسی زندہ مثالیں ہیں جنہیں اپنے مال و دولت کا اس قدر زعم ہے۔ جنہیں اپنی غیر معمولی جائداد پر ناز و غرور ہے۔ جن کا دین جن کا ایمان صرف اور صرف پیسہ اور سونا ہی ہے۔ جب کبھی ان کو خدانخواستہ اس قسم کی آزمائش سے بشری تقاضوں کے تحت دوچار ہونا پڑتا ہے، تو باوجود اس قدر مال و دولت کے۔ باوجود اعلیٰ قسم کے دُنیاوی ساز و سامان کے ان کے ساتھ حقیقی اخلاص و محبت رکھنے والا اور ان کے غم میں شریک ہونے والا کوئی نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس لئے وہ دُکھ ان کا اپنا ہے۔ وہ تکلیف ہمیں کہ ان میں باہمی اخوت و ہمدردی، محبت و خلوص اور وفا کا حسین جذبہ کارفرما ہی نہیں ہوتا جو خدا تعالیٰ نے سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ہماری جماعت کو ودیعت کر رکھا ہے وہ لوگ اس نعمت سے ہی محروم ہیں۔ وہ اس چاشنی کے مزے ہی سے واقف نہیں۔

قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دولت کی چمک دمک جو ایک وقت میں وجہ عزت و پرستش بنی ہوئی ہوتی ہے جو دین اور ایمان کا درجہ رکھتی ہے۔ ایسے موقعوں پر اس کی جھوٹی چمک کیوں ماند پڑ جاتی ہے؟ اس کے بل بوتے پر مخلوقِ خدا کے دلوں کو کیوں نہ مسخر کیا گیا؟ آخر یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ جس چیز پر وہ اپنا تمام دار و مدار رکھتے ہیں۔ جس چیز کو وہ اپنا دین و اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ جس چیز کو وہ وجہ سکون سمجھتے ہیں وہ اپنی ذات میں محض بے حقیقت اور دھوکہ ہے۔ دولت کے بُت کھوکھلے اور ان کی اندھی پرستش کرنے والے ان سے بھی بڑھ کر بے حقیقت ہوتے ہیں۔ باوجود دولت کی فراوانی اور دولت کے انبار کے وہ عزت و وقار۔ وہ سچی ہمدردی و خلوص سے محروم رہتے ہیں۔

انسان کس قدر کور باطن ہے کہ اس دُنیا میں قدم قدم پر سبق ملنے پر بھی وہ اپنی سمجھ سے کام نہیں لیتا۔ اور راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔

عزیزہ کی تجہیز و تکفین کے دوران ایک خاتون کو جو کہ اس فرض کی تکمیل میں پیش پیش تھیں۔ ساتھ والی معاون خواتین کی راہنمائی کر رہی تھیں بڑے پُر وقار اور رِقّت بھرے الفاظ میں آہستہ آہستہ یہ کہتے سُنا۔

"میری معصوم بچی! سلسلہ کے ایک نہایت جلیل القدر رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پوتی! خدا حافظ۔ جاؤ سب برگزیدہ بزرگوں) کو میرا سلام کہنا ...... اور پھر اپنے جلیل القدر بزرگ دادا کو میرا اسلام پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر قائم رہنے کی توفیق دے اور ہمیں خدا تعالیٰ اسی رنگ میں صبر عطا کرے جن معنوں میں خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔"

یہ الفاظ انہوں نے اس درد و کرب اور اس اخلاص اور وقار سے رُک رُک کر کہے کہ مَیں اس حسین اخوّت کے گہرے رشتے اور مضبوط تعلق پر اور اللہ تعالیٰ کے احسان و فضل کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ وہ الفاظ وہ دردبھری کیفیت کسی چھپی ہوئی گہری اخوّت کا مظاہرہ کر رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ وہ ایک واقفِ زندگی کی غریب الوطن اور غریب الدیار بیٹی تھی۔ سلسلہ کے خادم اگر ان پر بینا آنکھ سے غور کیا جائے تو یہی دراصل ہر لحاظ سے معزز و محترم ہیں اور ان کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوہرے انعام۔ دوہری عزتیں ہیں جنہیں دنیا دار سمجھ نہیں سکتے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے ائمہ کے فرمان و ارشادات پر کامل ایمان رکھنے والے کبھی دُنیاداری کا وہم بھی نہیں کر سکتے۔

ایسی گہری اور سچی اخوت کے اس حسین مظاہرہ پر جو مخلصین جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے ہوا میں شکریہ ادا ہی نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے احسان و فضل پر ان سب کے لئے دل کی گہرائیوں سے دُعا نکلتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس پُرخلوص محبت و اخوت کا بہترین بدلہ عطا کرے۔ اور محترمہ بیگم میجر سید مقبول احمد صاحب کی خصوصیت سے ممنون ہوں۔

عزیزہ کی تدفین کے بعد واپسی پر (غالباً) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے مجھے بتایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزیزہ کی وفات کا اشارہ ہو چکا تھا۔ آپ نے (غالباً) صدقہ بھی دیا اور فرمایا کہ جب مجھے یہ اشارہ ہوا تو میں تمہارے لئے اور تمہارے بھائیوں اور بہن کے لئے درد سے دُعا کرتی رہی۔ تمہیں اس لئے نہ بتایا کہ تمہاری صحت پہلے ہی کمزور ہے تم پریشان ہو جاؤ گی۔ اسی طرح اس سے پہلے بھی ایک سانحہ گزرا ہے جس کے وقوعہ سے پہلے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو رؤیا دکھائی گئی جس کا تعلق میری ہی ذات سے تھا۔ آپ نے مجھے پیغام بھجوایا کہ میں نے کوئی خواب دیکھا ہے جس کا تعلق تمہارے عزیزوں سے ہے۔ تم صدقہ دو اور دُعائیں کریں۔ پھر مجھ سے مل کر بھی آپ نے یہی فرمایا۔ گھبراہٹ کے عالم میں میں نے آپ سے دُعا کی درخواست کی۔ متواتر صدقات دیئے۔ اور اسی لمحہ شدتِ گھبراہٹ میں سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے پاس بھی پہنچی اور آپ سے دُعا کی درخواست حضرت آپا صاحبہ کی اس خواب کے حوالہ سے کی۔ ان دنوں عموئیم حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب بیرونِ ملک گئے ہوئے تھے۔ اور دوسرے چچا حضرت بڑے ابا جان، (حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب) شدید بیمار تھے۔ میرا وہم ان دونوں کے لئے شدت اختیار کر گیا۔ دونوں کے لئے دُعائیں کرتی اور کروانی رہی لیکن آخر! وہ اشارہ جو حضرت سیدہ موصوفہ کو ہو چکا تھا پورا ہوا۔ دونوں دفعہ ہی ان حادثوں کی اطلاع جن کا تعلق میری ذات سے ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی اس مقرب شخصیت کو دے کر میرے لئے دُعائیں کروائیں اور مجھے بھی قبل از وقت اس آزمائش کے لئے دعا و صدقات و صبر کے لئے ایک طرح سے تیار کروا دیا گیا۔

یہ اس گہرے رُوحانی تعلق پر دلیل ہے جو حضرت سیدہ موصوفہ کو ہم سے ہے۔ بعض شدید پریشانیوں میں جب کبھی خاکسار اور میری بہن گھبرا کر آپ کے پاس دُعا کی درخواست کرنے کے لئے گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر ہم پر فضل کئے ہیں۔ آپ کے پاس دُعا کی درخواست کرتے ہی ہمیں یہ لگتا ہے کہ اب تمام بوجھ ہلکے ہو گئے۔ اور پھر بفضلہ تعالیٰ یقین کامل ہو جاتا ہے کہ آپ کی دُعا ضرور قبول ہو گی اور پھر غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں ان دُعاؤں کو قبول فرمایا۔ جو ہمارے ازدیادِ ایمان کا موجب بنیں۔

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں خود جو راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے...."

پھر فرمایا۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کر دوں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے یا حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۰)

# ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اپنی ایک تقریر بر موقع جلسہ سالانہ میں فرمایا:-

اب کابل سے آئی ہوئی ایک غریب احمدی عورت کا بھی ذکر سن لو۔ جس نے غیر معمولی حالات میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے دمِ عیسوی سے شفا پائی۔ مسماۃ امۃ اللہ بی بی سکنہ علاقہ خوست مملکت کابل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سید صاحب نور اور سید احمد نور کے ساتھ قادیان آئی تو اس وقت اس کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ اور اس کے والدین اور چچا، چچی حضرت سید عبداللطیف صاحب کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ مسماۃ امۃ اللہ کو بچپن ہی سے آشوبِ چشم کی بہت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سُرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے کی بھی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے والدین نے اس کا بہت علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب اس کی والدہ اسے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگی تو وہ ڈر کر یہ کہتے ہوئے بھاگ گئی کہ میں تو حضرت صاحب (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہے کہ میں گرتی پڑتی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جا کر روتے ہوئے عرض کیا کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سُرخی کی شدت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں۔ اور اپنی آنکھیں تک کھول نہیں سکتی۔ آپ میری آنکھوں پر دم کر دیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر آئی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے چین ہو کر کراہ رہی تھی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی انگلی پر اپنا تھوڑا سا لعابِ دہن لگایا اور ایک لمحہ کے لئے رُک کر (جس میں شاید حضور دل میں دُعا فرما رہے ہوں گے) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی یہ انگلی میری آنکھوں پر آہستہ آہستہ پھیر دی۔ اور پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ "بچی جاؤ۔ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہو گی"۔

مسماۃ امۃ اللہ بیان کرتی ہے کہ اس کے بعد آج تک جبکہ میں ۷۰ سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں، کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دُکھنے نہیں آئیں۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے دم کی برکت سے میں اس تکلیف سے ہمیشہ بالکل محفوظ رہی ہوں۔ حالانکہ اس سے پہلے میری آنکھیں اکثر دُکھتی رہتی تھیں۔ اور میں بہت تکلیف اٹھاتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) نے اپنا لعابِ دہن میری آنکھوں پر دم کرتے ہوئے اپنی انگلی پھیری تو اس وقت میری عمر صرف ۱۰ سال تھی۔ گویا ۶۰ سال کے قریب عرصہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس رُوحانی تالیف نے وہ کام کیا جو اس وقت تک کوئی دوائی نہیں کر سکی تھی۔ (ہماری تاریخ)

---

## وقف جدید

جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں) فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت فضل عمر نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے ........ وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے اس کی اہمیت کو پوری طرح ابھی تک جماعت نے نہیں سمجھا کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو اس سے وہ بے اعتنائی نہ برتتے جو آج برت رہے ہیں........"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

# عذاب اور ابتلاء میں فرق

ایک دفعہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) یہ نکتہ سمجھا رہے تھے کہ عذاب اور ابتلاء میں بہت بڑا فرق ہے اگرچہ بعض لوگ اپنی کم علمی اور نادانی سے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جو ان کو مشکلات پیش آتی ہیں انہیں وہ اپنی تباہی کا موجب سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ تو ان کی ترقی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابتلاء اور عذاب میں چھ موٹے موٹے فرق ہیں جن کو یاد رکھنا چاہیئے۔

۱۔ ابتلاء ہو یا عذاب تکلیفیں تو دونوں طرح آتی ہیں لیکن جہاں عذاب کا نتیجہ ہلاکت ہوتا ہے وہاں ابتلاء کا نتیجہ کامیابی ہوتا ہے۔

۲۔ عذاب کے نتیجہ میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے جبکہ ابتلاء میں نفع کی زیادتی ہوتی ہے۔ جس طرح ربڑ کی گیند کو جتنے زور سے پھینکا جائے وہ اُتنا ہی اُچھلتا ہے یہی کیفیت ابتلاء میں ہوتی ہے جبکہ عذاب میں گر کر انسان اُوپر نہیں اُٹھ سکتا۔

۳۔ جس انسان پر عذاب نازل کیا جاتا ہے اُس کے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ یا اگر وہ اس سے گھبراتا نہیں تو اس کے دل میں کبر اور خود پسندی کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کون ہلاک کر سکتا ہے؟ لیکن جس پر ابتلاء آتا ہے اُس کے دل میں اطمینان اور تسلی ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کوئی پرواہ نہیں۔ ٹھیک ہے مَیں کمزور اور بے کس ہوں لیکن میرا بچانے والا بہت ہی طاقتور ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ پر یقین میں اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور اپنے مولا پر اس کی حسن ظنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

۴۔ جس انسان پر عذاب آئے جب وہ اُسے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا ہے مگر جس انسان پر ابتلاء آئے اُس کا فہم رسا ہو جاتا ہے اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے۔

۵۔ عذاب میں دُکھ کا اثر مغضوب کے دل پر ہمت شکن ہوتا ہے جبکہ ابتلاء میں انسان کو بلاء کا احساس ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ تکالیف کو حقیر سمجھتا ہے اور ان میں لذت محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں ادنیٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں۔

۶۔ عذاب میں چونکہ انسان کی خدا تعالیٰ سے دُوری ہو جاتی ہے اس لئے اس کی رُوحانیت کم ہو جاتی ہے جبکہ ابتلاء میں رُوحانیت زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ ابتلاء میں خدا تعالیٰ کی طرف اس کی اور زیادہ توجہ ہو جاتی ہے۔

۸ ستمبر ۱۹۰۰ء کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:۔

"درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اُسی اکیلے سبب ساز کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اُدھر سے اُلوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لے کر اُس کی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔"

۲۶ دسمبر ۱۹۰۰ء کو فرمایا:۔

"سنّت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر شخص جو خدا کی طرف قدم اُٹھاتا ہے اس کے لئے امتحان ضروری رکھا ہوا ہے...... امتحان خدا کی عادت ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ عالم الغیب خدا کو امتحان کی کیا ضرورت ہے؟ یہ اپنی سمجھ کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ امتحان کا محتاج نہیں ہے۔ انسان خود محتاج ہے تاکہ اس کو اپنے حالات کی اطلاع ہو اور اپنے ایمان کی حقیقت کھلے...... خدا کا امتحان یہی ہے کہ انسان سمجھ جاوے کہ میری حالت کیسی ہے۔"


## ذیابیطس کے مریض

○ مندرجہ ذیل اشیاء سے پرہیز کریں۔
زیادہ چکنائی والی اشیاء مثلاً چکنائی والا گوشت۔ بالائی۔ مکھن۔ آلو کے چپس۔
○ زیادہ مٹھاس والی اشیاء۔ گڑ۔ شکر۔ گلوکوز۔ میٹھا دودھ۔ آئس کریم۔ پڈنگ۔ بیکری بسکٹ۔ پیسٹری۔ کیک۔ مٹھائی۔ چاکلیٹ۔ جام جیلی۔ سوفٹ ڈرنکس اور شربت۔


# پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے کی صنعت

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے علاوہ دیگر بیشمار فضلوں اور نعمتوں سے نوازنے کے زرخیز زمین اور وافر پانی سے بھی متمتع کیا ہے۔ جن کے صحیح استعمال سے ہم بہت سی اقتصادی مشکلات کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ زرعی سیکٹر میں اس وقت ان میں سے سب سے زیادہ توجہ کا مستحق سبزیوں اور پھلوں کا ضیاع ہے۔ پاکستان ہر سبزی اور پھل کے معاملے میں نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ اپنی ضرورت سے بہت وافر مقدار میں پیدا کرتا ہے۔ جب کہ اس وافر مقدار کو محفوظ کرنے کی کوئی صورت اس وقت ملک میں نہیں ہے۔ جسکے نتیجہ میں ایک طرف فصل کے ایام میں ریٹ حد سے گر جاتے ہیں اور اس طرح کاشت کار کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اور دوسری طرف موسم کے بعد اپنی اشیاء کی قیمت حد سے بڑھ جاتی ہے اور خریدار کو مشکلات اور مہنگائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر انہی فاضل سبزیوں اور پھلوں کو محفوظ کرنے کا صحیح انتظام کر لیا جائے تو جہاں فصل کے موقعہ پر ریٹ مستحکم رہیں اور اس طرح کاشت کار کو اپنی محنت کا پورا معاوضہ ملے وہاں صارفین کو بھی تمام سال مناسب قیمت پر یہ اشیاء مہیا ہو سکیں۔ اور کاشتکار کو ترغیب ملے اور وہ اور زیادہ ان فصلوں کو اگانے کی طرف توجہ کرے۔ ان محفوظ شدہ سبزیوں اور پھلوں کو دوسرے ملکوں کو برآمد کر کے زرِمبادلہ حاصل کیا جا سکے اور خودانحصاری کی طرف ایک مضبوط قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔ ہمارے ملک کا موسم جہاں سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار کے لئے بہت ممد اور مددگار ہے وہاں جب پھل اور سبزیاں پک کر تیار ہو جاتی ہیں تو اس موسم کی وجہ سے زیادہ دیر تک صحیح حالت میں نہیں رہ سکتیں۔ اور اس لئے موسم میں منڈیوں میں سبزیوں پھلوں کی بھرمار ہو جاتی ہے اور بھاؤ گر جاتے ہیں۔ اور اس طرح کاشت کار کو انفرادی اور ملک کو اجتماعی طور پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

لیکن اب یہ خوشخبری ملی ہے کہ ملک کے سائنس دانوں نے اس مسئلے کا حل تلاش کر لیا ہے اور سبزیوں اور پھلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک آسان اور سستی ٹیکنیک ایجاد کی ہے۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف کاشتکار کو از حد فائدہ ہوگا۔ بلکہ ملک میں اس صنعت میں بھی کافی ترقی ہو گی۔ اور بوجہ اسکے کہ یہ ٹیکنیک نہ صرف آسان ہے بلکہ اس پر رقم بھی بہت کم خرچ ہوتی ہے۔ اسلئے ملک کا بے کار نوجوان طبقہ تھوڑی رقم خرچ کر کے گھریلو پیمانہ پر اس انڈسٹری کو لگا سکے گا۔ اور اسطرح بے کاری اور بے روزگاری کو کم کرنے کا موجب بنے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسکے پلانٹ نصب کرنے کے لئے زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان اور کئی دوسرے مالیاتی ادارے آسان شرائط پر قرضوں کی سہولتیں بھی بہم پہنچا رہے ہیں تاکہ ہر شخص گھریلو سطح پر یہ صنعت شروع کر کے خاطر خواہ روزگار کے وسائل حاصل کر سکے۔

گھریلو سطح پر عام سبزیوں مثلاً کریلا، گھوبھی، شلجم، مینتھی، ساگ وغیرہ کو دھوپ میں خشک کر کے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اور عورتیں گھروں میں اس پر عمل کر کے کافی فائدہ بھی اٹھاتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ پھلوں کو جام سکوائش اور مربہ اور چٹنی کی شکل میں گھروں میں عام طور محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ادویات کے استعمال سے بعض سبزیوں اور پھلوں کے رس کو محفوظ بنانے یا خمیر اٹھانے کے طریقوں سے بھی محفوظ بنایا جاتا ہے۔

پھلوں کو ضرر رساں اثرات سے محفوظ بنا کر زیادہ عرصے تک قابل استعمال بنانے کی جدید پراسیسنگ ٹیکنیک اتنی آسان ہے کہ عام آدمی بھی اس پر بہت جلد مہارت حاصل کر سکتا ہے۔ گھریلو صنعتیں قائم کرنے میں مالی معاونت بہم پہنچانے والے ادارے اور لاہور چیمبر آف کامرس کا ایک شعبہ اس صنعت میں سرمایہ کاری کرنے والوں کی عملی راہنمائی کر رہے ہیں۔

اس جدید پراسیسنگ ٹیکنیک کیمطابق سب سے پہلے اعلیٰ قسم کی سبزیاں اور پھل لے کر ان میں سے ادھ کچے یا بہت زیادہ پکے اور گلے سڑے پھلوں اور سبزیوں کو چھانٹ دیا جاتا ہے۔ پھر انہیں کھلے پانی میں اچھی طرح دھویا جاتا ہے تاکہ ان پر سے گرد و غبار جراثیم اور سپرے والی ادویات کے اثرات کو ختم کیا جا سکے۔ پھر بھاپ کے ذریعے ان پر موجود نمی کو دور کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو بلانچنگ کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے خشک کی ہوئی سبزیوں اور پھلوں کی رنگت،

باقی صٖ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نمود سحر بنت یونس علی آصف صاحب
کُنری ضلع تھرپارکر ۔ سندھ

ثمرہ احمد بنت خالد احمد صاحب
اکبر روڈ ۔ لاہور

طارق سفیر ۔ قاصد سفیر ابن سیّد ناصر سفیر صاحب
لندن

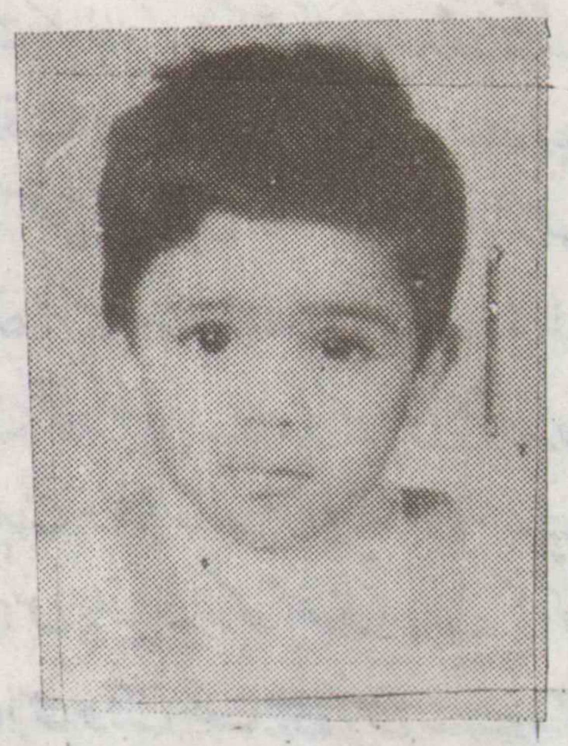

سفیر احمد فاروقی ابن نصیر احمد فاروقی صاحب
اعظم روڈ ۔ کوئٹہ

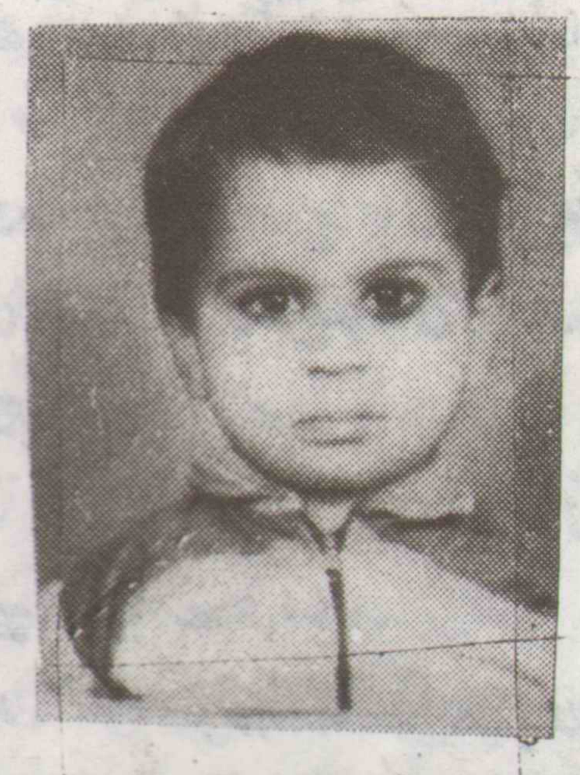

عطاء الفاخر ابن بشیر احمد صاحب
دارالبرکات ۔ ربوہ

اخلاق احمد ابن منور حسین صاحب
کھیوے والی ضلع گوجرانوالہ

فرح سنبل بنت سیّد رفیق سفیر صاحب
لندن

عبدالواحد ابن عبدالباسط صاحب
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

توصیف احمد چوہدری ابن چوہدری منیر ذوالفقار صاحب
ناصر آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر ۔ سندھ

نعمان احمد ابن خلیل احمد کاہلوں صاحب
دارالعلوم غربی ۔ ربوہ

وقاص احمد ابن مسعود احمد خان صاحب
شیخوپورہ

شیخ جواد احمد ابن شیخ نعیم احمد صاحب
دارالعلوم ۔ ربوہ

فخرالدین ابن ضیاء الدین صاحب
دارالعلوم جنوبی ۔ ربوہ

مرزا اعجاز بیگ ابن مرزا اقبال بیگ صاحب
دارالیمن شرقی ۔ ربوہ

حمیرا صدف بنت منظور احمد صاحب
چکلالہ ۔ راولپنڈی

ریحانہ عفت بنت شریف احمد باجوہ صاحب
کتھووالی ضلع سیالکوٹ

بلال احمد ناصر ابن عبدالحمید ناصر صاحب
دارالیمن شرقی ۔ ربوہ

امۃ الولی طوبیٰ بنت اعجاز احمد ورک صاحب
دارالرحمت شرقی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

**درخواست دعا:** مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ آف فتح پور ضلع گجرات حال دارالفتوح ربوہ کی دائیں آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہونے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم ولی محمد صاحب دکاندار محلہ ناصر آباد ربوہ کا بیٹا ذوالقرنین حسن لیاقت پور میں بعارضہ بخار و شوگر بیمار ہے۔

○ مکرم فرحت حیات صاحب جگ کی دادی بیمار ہیں اور دادا چوہدری رحمت خاں جگ آف ڈاہرانوالی تحصیل حافظ آباد بھی بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد شریف صاحب کارکن جدید پریس کی ہمشیرہ مکرمہ مجیداں بی بی صاحبہ کئی دن سے بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

**اعلان نکاح** مکرم منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ محلہ نصیر آباد ربوہ کا نکاح محترمہ شبانہ تبسم صاحبہ بنت چوہدری محمد انور صاحب ۹۳/۶-R ضلع بہاولنگر کے ہمراہ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۸ مارچ ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر پڑھا

○ مکرم مظفر احمد صاحب محلہ نصیر آباد ربوہ کا نکاح محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت چوہدری شاہ محمد صاحب ۹۳/۶-R ضلع بہاولنگر کے ہمراہ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۸ مارچ ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر پڑھا۔

○ محترمہ فرخ نازہ صاحبہ بنت مکرم خواجہ نسیم احمد صاحب ساکن کھاریاں کا نکاح مبلغ ایک لاکھ روپے پر مکرم ناصر احمد صاحب بٹ ساکن ہمبرگ جرمنی ابن مکرم محمد اکرم بٹ صاحب آف ڈنگہ ضلع گجرات کے ساتھ مورخہ ۱۲ فروری کو خواجہ نسیم احمد صاحب کے گھر پر مکرم عبدالواسع عابد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ محترمہ فرخ نازہ صاحبہ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی پوتی ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد صدیقی پرنسپل فیکن کالج سمن آباد لاہور ابن مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ گلشن محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب صدیقی مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو محترم صوبیدار صلاح الدین

صاحب نے بیت المہدی ربوہ میں بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم میاں عبدالمومن طاہر صاحب ابن مکرم میاں عبدالماجد صاحب آف سرگودھا۔ حال مقیم جرمنی کا نکاح عزیزہ بشریٰ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود الٰہی صاحب آف لاہور کے ساتھ محترم مربی سلسلہ لاہور نے یکم مارچ ۱۹۹۱ء کو بیت الذکر میں ستر ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت محترم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالناصر منصور صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب ساکن کنجروڑ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا

احباب کرام ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں کریں۔

**تقریب شادی** عزیزہ خالدہ مریم صاحبہ بنت مکرم عبدالحفیظ خان صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمود احمد خان صاحب ابن سلطان محمد خان صاحب بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۷ مارچ ۱۹۹۱ء کو بہاولپور سے برات آنے پر محلہ دارالعلوم وسطی میں پڑھا اور شام ۵ بجے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے رخصتی کے موقعہ پر دعا کرائی۔ برات اسی شام بذریعہ ویگن واپس بہاولپور پہنچ گئی۔ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۱ء کو مکرم محمود احمد خان صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جسمیں احباب جماعت اور دیگر معززین شامل ہوئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

**اعلان دارالقضاء** (عظمیٰ محمود صاحبہ بابت ترکہ شمیم سلطانہ صاحبہ)

○ محترمہ شمیم سلطانہ صاحبہ بیوہ مولانا نصیر احمد خان صاحب کی ایک وصیت بحق محترمہ عظمیٰ محمود صاحبہ زیر فیصلہ ہے۔ اگر محترمہ شمیم سلطانہ صاحبہ کے کوئی شرعی وارثان ہوں تو ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں تاکہ ان سے رابطہ قائم کیا جا سکے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

"مکرم مستری غلام محمد صاحب سکنہ ۱۲/۴۴ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی اہلیہ محترمہ حنیف بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ موصوفہ کی کچھ رقم امانت صدر انجمن احمدیہ میں ہے یہ رقم خاکسار کو ادا کر دی جائے۔ دیگر وارث میرے حق میں اپنے حقوق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر دفتر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔"

**سانحہ ارتحال** محترمہ رفعت منان صاحبہ اہلیہ عبدالمنان صاحب (آف ہانگ کانگ) مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء کو ہانگ کانگ کے کوئین میری ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ مکرم خان عبداللہ خانصاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کی بہو اور مکرم میجر محمد افضل خانصاحب سیکرٹری پاکستان ہلال احمر سوسائٹی کی بیٹی تھیں۔

محترم میاں عبدالرحیم صاحب ریٹائرڈ لیبارٹری اسسٹنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۴۷ سال کی عمر میں کچھ عرصہ دل کی تکلیف میں مبتلا رہ کر ۱۴ مارچ کی صبح تقریباً پونے ایک بجے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جسمیں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ بعد میں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سابق مربی امریکہ نے دعا کروائی۔

**مثالی وقار عمل:** مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی نے مورخہ ۸ فروری ۱۹۹۱ء کو ایک مثالی وقار عمل کیا۔ گاؤں میں ایک پلی ٹوٹی ہوئی تھی جو تعمیر کی گئی۔ خدام اور اطفال نے صبح ½۶ سے لے کر ۱۲:۰۰ بجے تک بغیر ناشتے اور بغیر وقفے کے کام کیا۔ تعمیراتی سامان کی خرید پر ۱۵۰ روپے خرچ ہوئے جو خدام نے خود برداشت کئے۔ کام مکمل ہونے پر محترم صدر صاحب مقامی نے دعا کرائی۔

اس پروگرام میں ۱۵ خدام ۱۰ اطفال اور ۵ انصار نے حصہ لیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین اور خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔

**اعلان گمشدگی:** مورخہ ۴ مارچ کو دارالعلوم سے بیت الاقصیٰ جانے والی سڑک پر ایک شاپنگ بیگ جسمیں کچھ کپڑے وغیرہ تھے گر گیا تھا۔ کسی دوست کو ملا ہو تو براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

(محمود احمد صدیقی دفتر الفضل ربوہ)

○ مورخہ ۱۵ مارچ بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں خاکسار کا بٹوہ گر گیا ہے جسمیں -/۱۰۱۵ روپے کی رقم تھی اسکے علاوہ میرا PAF کا شناختی کارڈ اور قومی شناختی کارڈ کے علاوہ دوسرے کاغذات بھی ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہوں براہ مہربانی یہ رقم اور کاغذات مجھ تک پہنچا دیں۔

محمد محمود ابن عبدالسلام سابق محافظ خاص
۱/۲۳ باب الابواب ربوہ

**تبدیلی سائیکل:** ایک سائیکل نماز جمعہ کے بعد تبدیل ہو گئی ہے۔ نئی سائیکل کوئی صاحب لے گئے ہیں اور پرانی سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر ہماری سائیکل اس ایڈریس پر پہنچا دیں اور اپنی سائیکل لے جائیں۔

طاہر احمد محلہ دارالفتوح مکان ۹۰/۷

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ساخت اور خوشبو برقرار رہتی ہے۔

بلانچنگ کے بعد انہیں پوٹاشیم میٹابائی سلفائٹ کے محلول میں کچھ دیر رکھا جاتا ہے اس عمل سے ان کی رنگت کو دیرپا بنایا جاتا ہے۔ اسطرح تیار شدہ سبزیوں کو جالی دار خوانچوں پر بکھیر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پلانٹ پر مطلوبہ درجہ حرارت کے ذریعے سبزیوں پھلوں کو خشک کر کے ٹھنڈا ہونے پر پیکٹوں اور ڈبوں میں بند کر کے سٹور کر لیا جاتا ہے۔

گھریلو پیمانے پر سبزیوں اور پھلوں کو پیکٹوں اور ڈبوں کی بجائے کم خرچ سے پلاسٹک کے لفافوں میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

اس کاٹیج انڈسٹری کے وسیع پیمانے پر فروغ سے جہاں ضرورت کے مطابق سبزیوں اور پھلوں کی ضرورت پڑنے پر مارکیٹنگ سے قیمتوں کو غیر منافع بخش سطح سے گرنے سے روکا جا سکتا ہے وہاں ضائع ہو جانے والے لاکھوں ٹن پھل سبزیاں برآمد کر کے خاطر خواہ زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔

قارئین میں سے اگر کسی کو اس سلسلے میں مزید معلومات درکار ہوں تو لاہور چیمبر آف کامرس سے رابطہ قائم کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نوجوان کوشش کریں کہ اپنے بڑوں کے قائمقام بن جائیں

## سیدنا حضرت فضل عمر کے ارشادات عالیہ

زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔ جس قوم میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی۔ اور جس قوم کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو اس کو کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ خواہ کتنا ہی زور لگا لو۔ وہ قوم ضرور مرے گی لیکن جس قوم میں یہ خوبی موجود ہو کہ اس کے نوجوان ہمتوں والے ہوں۔ بلند ارادوں والے ہوں صحیح کام کرنے والے ہوں تو وہ مرتی نہیں بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور خواہ کوئی بھی اسے مٹانا چاہے مٹا نہیں سکتا۔ ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ نے اپنے دو لڑکے ایک بڑے امام کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھائے اس امام کا اتنا رعب تھا اور اس نے اپنی قابلیت کا اتنا سکہ بٹھایا ہوا تھا کہ ایک دن جب بادشاہ اس کی ملاقات کے لئے گیا اور امام اس کے استقبال کے لئے اٹھا تو دونوں شہزادے دوڑے کہ وہ اپنے امام کی جوتی اس کے آگے رکھیں ایک کی خواہش تھی کہ میں جوتی رکھوں اور دوسرے کی خواہش تھی کہ میں رکھوں بادشاہ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا کہ تیرے جیسا آدمی کبھی مر نہیں سکتا۔ یعنی جس نے اپنی روحانی اور علمی اولاد کے دل میں اتنا جوش اخلاص پیدا کر دیا ہے اور اتنی علم کی قدر پیدا کر دی ہے۔ اس نے کیا مرنا ہے۔ وہ مرے گا تو اور لوگ اس کی جگہ لے لیں گے۔ غرض بے ساختہ بادشاہ کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ ایسا آدمی مر نہیں سکتا۔

---

**بقیہ: ص۲ سے آگے**

نزدیک جناح پبلک سکول ربوہ

**نمایاں کامیابی:-** عزیز محمد انصر ابن مکرم محمد افضل چیمہ چک ۵۴۳ چھٹیا نوالہ ضلع وہاڑی نے امسال مڈل کا امتحان منعقدہ دسمبر ۱۹۹۰ء گورنمنٹ ہائی سکول چک ۵۴۳ ای بی ضلع وہاڑی سے دیا۔ اور ۷۸۷/۹۰۰ نمبر حاصل کر کے ملتان ڈویژن میں دوسری اور سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

○ مکرم عبدالستار علیم صاحب صدر حلقہ جی۔۷ اسلام آباد کی صاحبزادی عزیزہ مبارکہ نصرت صاحبہ نے امسال قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی بیالوجی کے امتحان میں اپنے شعبہ میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ کو اسکے ساتھ ہی ایم فل میں داخلہ بھی مل گیا ہے

○ مکرم علیم صاحب کے بیٹے عزیز سلیم احمد نے جو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم ہیں سال اوّل کے امتحان میں ۹۷۳/۱۲۵۰ نمبر حاصل کر کے اپنے شعبہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مبارک کرے اور انہیں مستقبل میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔

---

## موصیان کرام

○ اپنی جائیداد جس سے آپ کو کوئی آمدنی ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)


**کاروبار کا نادر موقع**

بھٹہ خشت، چالو حالت میں لالیاں سے اگلے سٹیشن ٹھنوکہ کے نزدیک پختہ سڑک کے کنارے برائے فروخت موجود ہے۔

رابطہ

چوہدری عنایت اللہ ۹/۵ دارالصدر غربی ربوہ


---

# خبریں

## ملکی خبریں

○ اسلام آباد ائرپورٹ پر پی آئی اے کا ایک جمبو جیٹ طیارہ لینڈنگ کرتے ہوئے حادثے کا شکار ہو گیا لیکن خوش قسمتی سے ۲۵۹ مسافروں اور عملے میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوا۔ خوفناک لینڈنگ کی وجہ سے طیارے کے چھ ٹائر پھٹ گئے۔ طیارے میں دھواں پھیل گیا۔ ائرپورٹ کو بڑے طیاروں کی لینڈنگ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ طیارے میں سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی اور وفاقی وزیر سید علی گوہر شاہ بھی سوار تھے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے اعلان کیا ہے کہ میں مقررہ تاریخ کے مطابق ۱۶ اگست ۱۹۹۱ء کو ریٹائر ہو جاؤں گا ۲۳ مارچ کو قوم کے نام میرا آخری پیغام ہوگا۔ خلیج کی جنگ کے بارے میں اپنی تقاریر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں چیخ رہا تھا کہ ایک مسلمان ملک سیاسی فوجی اور اقتصادی لحاظ سے تباہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہر اس شخص کے خلاف ہوگا جو اس کے عزائم کو سمجھتا ہو۔

○ نوابزادہ نصر اللہ نے کہا ہے کہ آئی جے آئی اور جمعیت العلمائے اسلام کے مابین شریعت بل کے نفاذ کا معاہدہ ناکام ہو جائے گا۔

## غیر ملکی خبریں

○ اسرائیل نے عربوں اور فلسطینیوں سے امن مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ اسرائیلی وزیر نے کہا کہ ان کا ملک ہر عرب ملک کے ساتھ بات چیت کے لئے تیار ہے۔ امن معاہدے کے لئے فلسطین کے مناسب نمائندوں اور شام کے لیڈروں کے ساتھ تمام دعووں پر گفتگو ہو سکتی ہے۔

○ فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ان کی تنظیم اقوام متحدہ کی سرپرستی میں اسرائیل سے مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مذاکرات کے لئے اسرائیل پر لازم نہیں ہے کہ وہ فلسطینی ریاست کے نظریے کو قبول کرے۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کے پانچوں مستقل ممبروں کو مذاکرات کے لئے موجود رہنا چاہیئے۔

○ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے کہا ہے کہ امریکہ خلیج میں اپنا حالیہ کردار ادا کرنے کے بعد مشرق وسطیٰ میں زیادہ معتبر ہو گیا ہے۔ اب اس خطے کے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔

○ جنوبی عراق کے تیس سے زائد شہروں پر باغیوں نے قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ اب یہ باغی، بصرہ اور بغداد پر حملے کی پوزیشن میں آگئے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ کا مقصد صدام حسین کی حکومت کا تختہ الٹنا نہیں ہے لیکن اس قسم کی کسی بھی کارروائی کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں گھر گھر تلاشی کے دوران بھارتی فوج نے ۳۰ حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ سرینگر میں حریت پسندوں نے ٹیلی فون ایکسچینج اور پولیس سٹیشن پر حملہ کر دیا۔


ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی

**جائیداد کی خرید و فروخت**

ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

**شریف احمد بھٹی**

**پراپرٹی سنٹر**

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱



قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا **مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)

بے اولاد۔ نرینہ اولاد سے محروم اٹھراء۔ بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴، ربوہ فون نمبر ۹۰۶، لاہور

قلعہ کالروالہ، ملتان، کراچی